باب۔ ۸۲

فتنے اور قیامت کی نشانیاں

[وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ،(الانفال:۲۵)]

[وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّـهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ،(الانفال:۲۸)]

[وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ،(البقرة:۱۹۱)]

حدیث ۶۵۹۴ تا ۶۵۹۶: نبی معظمؐ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے حوض (حوضِ کوثر) پر اُن کا انتظار کروں گا جو میرے پاس آئیں گے۔ کچھ لوگ میرے سامنے پکڑے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ میری امت ہے۔ جواب ملے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو آپؐ کے بعد الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ (پہلی حدیث میں حضرت اسماءؓ کہتی ہیں کہ یہ حدیث سن کر) ابن ابی ملیکہؒ نے فوراً دعا کی کہ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ الٹے پاؤں پھر جائیں یا فتنوں میں پڑ جائیں۔ (سہل بن سعدؓ سے مروی تیسری حدیث میں وہ کہتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ کا کہنا ہے کہ) یہ بات سن کر آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا "لعنت لعنت، جس نے میرے بعد بدل دیا"۔

راویان: حضرت اسماءؓ، عبد اللہؓ، سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۶۵۹۷: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم لوگ اقربا پروری اور ایسے امور دیکھو گے جو تمھیں برے معلوم ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ایسے میں آپؐ ہمیں کس بات کا حکم دیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا کہ "تم حکام کو ان کا حق دے دو، اور اللہ سے اپنا حق مانگو"۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۵۹۸، ۶۵۹۹: حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے امیر کی طرف سے ناگوار بات دیکھے تو اس کو صبر کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ جو شخص بادشاہ کی اطاعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۶۰۰: ہم عبادہ بن صامتؓ کی عیادت کے لیے پہنچے اور ان سے درخواست کی کہ آپ ہمیں کوئی حدیث سنایئے تاکہ ہم کو فائدہ ہو اور آپ کو بھی۔ انھوں نے کہا کہ نبی مکرمؐ نے ہمیں

Siddiqui Publications

بیعت کے لیے بلایا۔ ہماری بیعت یہ تھی۔ ہم اپنی خوشی اور غم میں، تنگدستی اور خوش حالی میں، اور امیر کی طرف سے اپنے اوپر اوروں کو ترجیح دیے جانے کی صورت میں اس کی سنیں گے اور حاکموں سے نزاع نہیں کریں گے، لیکن اعلانیہ کفر پر جس پر اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔ راوی: جنادہ بن ابی امیہؓ۔

حدیث ۶۶۰۱: حضورؐ نے فرمایا، عنقریب تم میرے بعد (حاکم کی طرف سے) اقربا پروری دیکھو تو صبر کرنا، یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو۔ راوی: اسید بن حضیرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۹۷)۔

حدیث ۶۶۰۲: میں اور مروانؓ مسجد نبویؐ میں ابوہریرہؓ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے نبی اکرمؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔ مروانؓ نے کہا، ان لڑکوں پر لعنت ہو۔ راوی: سعید بن عمروؓ۔

حدیث ۶۶۰۳: نبی مکرمؐ نیند سے بیدار ہوئے تو آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ تھا۔ حضورؐ فرمارہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ عرب کی ہلاکت ہے اُس شر سے جو قریب ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اس قدر کھول دیا گیا ہے۔ کسی نے پوچھا، کیا ہم بھی ہلاک ہوجائیں گے جب کہ ہم لوگ صالح ہیں؟ فرمایا، ہاں کیوں کہ خباثت کی کثرت ہوگی۔ راوی: زینب بنت جحشؓ۔

حدیث ۶۶۰۴: رسول اللہ ایک دن ایک ٹیلے پر چڑھے اور پوچھا کہ کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا، جی نہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمھارے گھروں کے اندر بارش کی طرح برسنے والے ہیں۔ راوی: اسامہ بن زیدؓ۔

حدیث ۶۶۰۵ تا ۶۶۰۹: ارشادِ نبویؐ ہے کہ قیامت کا زمانہ قریب ہوگا تو علم اٹھ جائے گا، عمل کم ہوجائیں گے۔ بخل پیدا ہوجائے گا۔ فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور ہرج کی کثرت ہوگی۔ لوگوں نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا، قتل، قتل۔ (ابوموسیٰؓ نے وضاحت کی کہ ہرج حبشیوں کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں)۔ راویان: ابوہریرہؓ، شقیقؓ، ابووائلؓ اور عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۹۷۸)۔

حدیث ۶۶۱۰: ہم لوگ انس بن مالکؓ کے پاس پہنچے۔ اوران مظالم کی شکایت کی جو حجاج کی طرف سے ہوتے تھے۔ انھوں نے کہا، صبر کرو۔ اب کوئی اچھا زمانہ نہیں آئے گا۔ اِس کے بعد والا زمانہ زیادہ برا ہوگا، حتیٰ کہ تم اپنے رب سے ملوگے۔۔۔ میں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ راوی: عدیؓ۔

حدیث ۶۶۱۱: آنحضرتؐ ایک رات نیند سے یہ کہتے ہوئے بیدار ہوئے کہ "سبحان اللہ! کتنے خزانے اترے اور کتنے فتنے رات میں نازل ہوئے۔ کوئی ہے جو ان حجرے والیوں کو جگادے۔ دنیا میں بہت سی لباس پہننے والیاں ایسی ہیں جو قیامت کے دن ننگی ہوں گی"۔ راوی: حضرتہ امّ سلمہؓ۔(دیکھیں حدیث ۵۴۵۴)۔

حدیث ۶۶۱۲، ۶۶۱۳: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے ہم پر (یعنی مسلمان نے مسلمان پر) ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ۔(دیکھیں حدیث ۶۴۳۲)۔

حدیث ۶۶۱۴: حضورؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی پر ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ شیطان اس کے ہاتھ سے وہ ہتھیار کب چلوادے۔ اور اِس کی وجہ سے اُسے آگ کے گڑھے میں گرنا پڑے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۱۵ تا ۶۶۱۷: ایک شخص کچھ تیر لیے ہوئے مسجد میں سے گذرا تو نبی اکرمؐ نے حکم فرمایا کہ اس کے پھلوں کو پکڑ لو تا کہ کسی مسلمان کو نہ لگے۔ راویان: جابر بن عبداللہؓ، ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۶۱۸: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۶۶۱۹: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ راوی: ابن عمرؓ۔(دیکھیں حدیث ۱۲۲ اور حدیث ۶۴۲۶، ۶۴۲۷)۔

حدیث ۶۶۲۰: (رسول معظمؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ دیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، جس طرح یہ دن، تمھارے اس شہر میں اور اس مہینہ میں حرام ہے، اسی طرح تمھارا خون، تمھارے مال اور تمھاری آبرو تم پر حرام ہے۔ پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا، "اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا"؟، "اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا"؟ پھر رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ اور پھر تاکید فرمائی کہ میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۶۳۲ تا ۱۶۳۵۔ راوی: ابوبکرہؓ۔

حدیث ۶۶۲۱، ۶۶۲۲: حضورؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ، تم میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ راویان: ابن عباسؓ اور ابو زرعہ بن عمروؒ۔(دیکھیں حدیث ۱۲۲ اور حدیث ۶۴۲۶، ۶۴۲۷)۔

حدیث ۶۶۲۳، ۶۶۲۴: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے فتنے آئیں گے کہ اُس وقت بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہونے والے آدمی سے، کھڑا ہوا آدمی پیدل چلنے والے سے، اور پیدل چلنے والا آدمی دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ ہلاکت سے بچنے کے لیے جو شخص کوئی ٹھکانا یا جگہ پائے تو اس کی پناہ لے لے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۲۵: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں تو دونوں جہنمی ہیں۔ کسی نے پوچھا، قاتل تو جہنمی ہو سکتا ہے لیکن مقتول کیوں؟ حضورؐ نے فرمایا، اس نے اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہا تھا۔ راوی: حمادؒ۔ (دیکھیں حدیث ۶۴۳۳)۔

حدیث ۶۶۲۶: میں نے نبی اکرمؐ سے عرض کیا کہ ہم جاہلیت میں تھے اور اب اسلام کے خیر میں آ گئے ہیں، تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا؟ فرمایا، ہاں۔۔۔ پھر میں نے پوچھا، کیا اس شر کے بعد بھی کوئی خیر آئے گا؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں لیکن اس میں کچھ دھواں ہو گا۔ پوچھا، یہ دھواں کیسا ہو گا؟ فرمایا، وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، اگرچہ کہ ان میں تمھیں کچھ اچھی باتیں بھی نظر آئیں گی۔۔۔ میں نے پوچھا کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا؟ حضورؐ نے فرمایا، ہاں، کچھ لوگ جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے۔ وہ ہماری قوم میں سے ہوں گے۔ ہماری زبان میں گفتگو کریں گے۔ جو ان کی دعوت قبول کرے گا انھیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔۔۔ میں نے عرض کیا ایسے میں میرے لیے کیا حکم ہے؟ تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہو۔ اگر ان میں امام نہ پاؤ تو پھر سب سے دور رہو حتیٰ کہ تمھیں موت آ جائے۔ راوی: حذیفہ بن یمانؓ۔

حدیث ۶۶۲۷: [إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ، یعنی بے شک جن لوگوں کی روح، فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں، (النساء: ۹۷) کی وجہ نزول]: یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۲۵۸۔ راوی: ابو الاسودؒ۔

حدیث ۶۶۲۸: نبی مکرمؐ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ امانت لوگوں کے دلوں میں رکھ دی گئی۔ پھر لوگوں نے اسے قرآن اور سنتِ رسول سے جانا (یعنی اسلام نے امانت کا اہم درس دیا)۔ اس کے بعد آپؐ نے دوسری بات یہ فرمائی کہ، پھر مرد مومن سوئے گا، اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی۔ البتہ اس کا اثر کسی دھبے کی طرح یا آگ سے جلے آبلے کی مانند رہ جائے گا۔۔۔ پہلی بات تو میں نے دیکھ لی۔ اب دوسری بات کا انتظار ہے۔ راوی: حذیفہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۶۶۲۹: (سلمہ بن اکوعؓ زبدہ کے مقام پر جا کر رہنے لگے تھے اور انتقال سے کچھ پہلے وہ مدینہ پہنچے، ان کا کہنا تھا کہ): میں حجاج سے ملا تو انھوں نے پوچھا کہ اے ابن اکوع! تم ہجرت سے الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگل میں جا بسے؟ تو میں نے بتایا کہ مجھے آنحضرتؐ نے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث۶۶۳۰: آنحضورؐ کا فرمانا تھا کہ قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی۔ وہ انھیں لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش والی جگہ پر رہنے کے لیے چلا جائے گا۔ تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچالے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۰۷۵)۔

حدیث۶۶۳۱: (یہ طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ): ایک بار حضورؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم لوگ مجھ سے اگر سوال پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھو۔ ایک آدمی نے پوچھا، میرا باپ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا، حذافہ تیرا باپ ہے۔ آپؐ نے اس کے پوچھنے پر وہی نام بتایا جس کے نام سے وہ منسوب تھا، کیوں کہ لوگ اسے حرامی کہتے تھے۔ یہ سن کر اسے بہت رنج ہوا۔۔۔ ایک نے پوچھا، میری گمشدہ اونٹنی کہاں ہے؟۔ اس کے بعد یہ آیت اتری، لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ، [یعنی، بہت سی چیزوں کے متعلق سوالات نہ کیا کرو کیوں کہ اگر وہ تمھیں معلوم ہو جائیں تو تمھارا نقصان ہو گا، (المائدہ:۱۰۱)]۔ راوی: انسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۲۸۳، ۴۲۸۴)۔

حدیث۶۶۳۲، ۶۶۳۳: ایک بار آنحضرتؐ منبر کے پہلو میں کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ فتنہ اِس طرف ہے۔ فتنہ اُس طرف ہے جہاں سے شیطان (یا فرمایا سورج) کا سینگ نکلے گا۔ راویان: سالمؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث۶۶۳۴: حضورؐ نے دعا فرمائی، "اے اللہ! ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ اور ہمارے نجد میں"۔۔۔ ایسا تین بار کہنے کے بعد فرمایا کہ "یہاں زلزلے ہوں گے۔ اور فتنے ہوں گے۔ اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہو گا"۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۶۶۳۵: ایک مجلس میں صحابیؓ بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰنؓ! فتنے میں جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے۔ ابن عمرؓ نے کہا تُو جانتا ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے۔ نبی معظمؐ تو صرف مشرکین سے جنگ کرتے تھے۔ حضورؐ کی جنگ ملک کی خاطر نہیں ہوتی تھی جیسی تم کرتے ہو۔ راوی: سعید بن جبیرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۶۳۶: (ایک مجلس میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم میں سے کسی کو فتنے سے متعلق حضورؐ کی حدیث یاد ہے؟ کہا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انسان کے لیے اس کے بیوی بچے اور پڑوسی فتنہ ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا، اور وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح موج مارے گا؟ کہا، حضورؐ کے مطابق، اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے اور یہ بند دروازہ توڑا جائے گا۔ پوچھا، یہ دروازہ کون ہے؟ تو کہا گیا، یہ حضرت عمرؓ ہیں اور وہ اس بات سے واقف ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۹۸ اور حدیث ۱۳۵۰۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۶۶۳۷: (مدینہ منورۃ کے ایک باغ میں آنحضرتؐ تشریف فرما تھے۔ وہاں حضرت ابو بکرؓ، پھر حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمان یکے بعد دیگرے پہنچے۔ اس موقع پر ان حضرات کو نبی مکرمؐ نے راوی کے توسط سے جنت کی بشارت دی تھی۔۔۔ بعد میں سعید بن مسیبؓ نے اس تمام صورت کی تاویل ان حضرات کی قبروں سے لی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۲۰۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۶۶۳۸: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ، [قیامت میں] ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اسے گدھے کی طرح پیٹا بھی جائے گا۔ دوزخ کے تمام لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے کہ کیا تو اچھی باتوں کا حکم نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ، میں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا۔ اور میں بری باتوں سے روکتا نہیں تھا اور خود کرتا تھا۔ راوی: ابو وائلؓ۔

حدیث ۶۶۳۹: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ فارس کے لوگوں نے کسی بیٹی کو بادشاہ بنالیا ہے، تو حضورؐ نے فرمایا، "وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جس نے حکومت عورت کے سپرد کی"۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث ۶۶۴۰، ۶۶۴۱: جب طلحہؓ، زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علیؓ نے عمار بن یاسرؓ اور حسین بن علیؓ کو کوفہ بھیجا۔ عمارؓ اور حسینؓ کوفہ پہنچے اور منبر پر جا کر بیٹھے۔ اوپر کی سیڑھی پر حسینؓ تھے اور عمارؓ نیچے کی سیڑھی پر بیٹھے۔ پھر عمارؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضرت عائشہؓ بصرہ کی طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ خدا کی قسم! وہ دنیا اور آخرت میں رسول معظمؐ کی بیوی ہیں۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ تمھیں آزماتا ہے کہ تم حضرت علیؓ کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہؓ کی۔ راویان: اسدؓ اور ابو وائلؓ۔

حدیث ۶۶۴۲، ۶۶۴۳: عمارؓ کے کوفہ پہنچنے پر ابو موسیٰؓ اور ابو مسعودؓ ان سے ملنے گئے۔ ان دونوں نے عمارؓ سے کہا کہ جب تم مسلمان ہوئے تھے اُس وقت تم نے آنحضرتؐ کی صحبت اختیار کرنے میں جلدی کی تھی۔ اس پر عمارؓ نے ان دونوں سے کہا کہ جب تم مسلمان ہوئے تھے

Siddiqui Publications

اُس وقت تم نے آنحضرتؐ کی صحبت اختیار کرنے میں دیر کی تھی۔ پھر ابو مسعودؓ نے کپڑوں کے دو جوڑے منگوائے۔ ان میں سے ایک عمارؓ کو دیا اور دوسرا ابو موسیٰؓ کو دیا اور کہا تم دونوں اب جمعہ کی طرف جاؤ۔ راویان: شفیق بن مسلمہؓ اور عمارؓ۔

حدیث ۶۶۴۴: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو جتنے لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں وہ سب ہی اس عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں، پھر اپنے اعمال کے مطابق اٹھائے جاتے ہیں۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۶۴۵: جب حسن بن علیؓ، معاویہؓ سے مقابلے کے لیے چلے تو عمر بن العاصؓ نے معاویہؓ سے کہا کہ مجھے حسنؓ کے پاس موجود لشکر کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لشکر اب واپس نہ ہوگا جب تک کہ مقابل کی فوج کو بھگا نہ لے۔ اس پر معاویہؓ نے پوچھا کہ (اگر مسلمان مر جاتے ہیں تو) ان کی اولاد کی نگرانی کون کرے گا؟ اس پر عمر بن العاصؓ نے کہا کہ ہم ان سے ملیں گے اور صلح کی بات چیت کریں گے۔۔۔ حسن بصریؒ نے کہا کہ میں نے ابو بکرہؓ سے یہ بات سن رکھی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا (حسنؓ) سردار ہے۔ اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروادے گا۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۶۴۶: اسامہؓ (بن زید) نے مجھ کو حضرت علیؓ کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ جب وہ تم سے پوچھیں گے کہ کس چیز نے تمھارے ساتھی کو میرے ساتھ رہنے سے دور رکھا تو ان کو میری طرف سے کہہ دینا کہ "اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تو مجھے پھر بھی پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں، لیکن یہ معاملہ ایسا نہیں کہ میں آپ کے ساتھ رہوں"۔ جب حضرت علیؓ نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا تو میں حسنؓ، حسینؓ اور ابن جعفرؓ کے پاس گیا۔ انھوں نے مجھے بہت سارا مال دے کر واپس روانہ کر دیا۔ راوی: حرملہؓ۔

حدیث ۶۶۴۷: جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہؓ کی بیعتِ فسخ کر دی تو ابن عمرؓ نے اپنے ساتھیوں اور بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ ارشادِ نبیؐ ہے کہ ہر عہد شکنی کرنے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔۔۔ ہم اس (یزیدؒ) کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے لیے کر چکے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ جب ایک شخص کی بیعت خدا اور رسول

کے مطابق ہو جائے تو پھر اس سے جنگ کیوں کی جائے۔ لہٰذا تم میں سے جو بھی اس کو معزول کرے گا یا اس کی اطاعت سے روگردانی کرے گا تو ہمارے اور اس کے درمیان جدائی کا پردہ حائل ہو جائے گا۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۶۶۴۸: (اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ): ابن زیادؓ کوفہ میں، مروان شام میں، ابن زبیرؓ مکہ میں اور قراءؓ بصرہ میں اپنی اپنی حکومتوں پر قابض تھے۔ میرے والد نے ابوبرزہؓ سے ملاقات کی اور کہا کہ عرب کو رسول معظمؐ نے گمراہی سے نجات دلائی لیکن آج جو کچھ تم دیکھ رہے ہو وہ یہ ہے کہ اس دنیا نے تمھارے درمیان فساد برپا کر دیا ہے۔ جو شخص شام میں ہے یا جو شخص مکہ میں ہے، سب کے سب ہی اس دنیا کے چاہنے والے ہیں اور اسی کے لیے لڑ رہے ہیں۔ راوی: ابوالمنہالؒ۔

حدیث ۶۶۴۹، ۶۶۵۰: آج کل کے منافقین اُن سے زیادہ برے ہیں جو نبی اکرمؐ کے زمانے میں تھے۔ اُس زمانے میں وہ لوگ اپنے بد اعمال پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور یہ لوگ آج علی الاعلان کر رہے ہیں۔ راوی: حذیفہ بن یمانؓ۔ (حدیث ۶۶۵۰ میں حذیفہؓ کہتے ہیں کہ یہ صورتحال ایمان لانے کے بعد کفر کرنے کے برابر ہے)۔

حدیث ۶۶۵۱: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک شخص قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس جگہ ہوتا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۵۲: ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی لوگ جاہلیت کے زمانے میں پوجا کرتے تھے۔ اس حوالے سے رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین (کولھے) ذوالخلصہ کا طواف کریں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۵۳: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ ایک شخص قحطان کے قبیلے سے نکلے گا اور لوگوں کو اپنے ڈنڈے سے ہنکائے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۵۴: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۵۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ عنقریب دریائے فرات سونے کا خزانہ نکالے گا۔ اگر کسی شخص کو اس سے کچھ ملے تو وہ اس سے کچھ نہ لے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۶۶۵۶: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ لے کر پھرے گا لیکن اس کو قبول کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ راوی: حارثہ بن وہبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۲۷)۔

حدیث۶۶۵۷: رسول مکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی، یہاں تک کہ دو بڑے گروہ آپس میں جنگ کریں گے۔ ان کے درمیان خون ریز جنگ ہو گی۔ اُس وقت تقریباً ۳۰ دجال پیدا ہوں گے۔ اِن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہو گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اُس وقت علم اٹھا لیا جائے گا۔ زلزلوں کی کثرت ہو گی۔ زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائے گا۔ ہرج یعنی قتل کی زیادتی ہو گی۔ مال کی اتنی کثرت ہو گی کہ بہتا ہوا ہو گا۔ صدقہ کا قبول کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں فخر کرنے لگیں گے۔ اُس وقت ایک شخص قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس جگہ ہوتا۔ آفتاب مغرب سے طلوع ہو گا۔ اُس وقت لوگ ایمان لائیں گے لیکن ان کا یہ ایمان کام نہ آئے گا۔ ایک شخص اونٹنی کا دودھ دوھ کر لائے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا۔ اور ایک شخص اپنے منہ تک لقمہ اٹھائے گا لیکن اسے کھانہ پائے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۶۶۵۸: میں نے دجال سے متعلق آنحضورؐ سے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے پاس روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپؐ نے فرمایا کہ دجال کے لیے ان چیزوں کے ذریعہ مومن کو گمراہ کرنا زیادہ آسان ہو گا۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث۶۶۵۹: نبی مکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ دجال آئے گا۔ مدینہ کے کسی گوشہ میں اترے گا۔ پھر مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی یہاں زلزلہ آئے گا)۔ اس کے بعد تمام کافر اور منافق اِس دجال کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۶۳)۔

حدیث۶۶۶۰: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ مدینہ میں مسیح دجال کا خوف نہ ہو گا۔ اُس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو دو فرشتے ہوں گے۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث۶۶۶۱: نبی اکرمؐ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر نبی نے دجال سے ڈرایا ہے۔ اور میں بھی تمھیں اس سے ڈراتا ہوں۔ اور میں تمھیں بتاتا ہوں کہ وہ کانا ہو گا۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۶۶۶۲: (آنحضرتؐ نے خواب میں ایک حسین گندمی آدمی کو دیکھا۔ وہ لوگوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا، مسیحؑ بن مریم۔ پھر آپؐ نے ایک اور آدمی کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کانی تھی جو بے نور تھی۔ پوچھا یہ کون ہے؟ تو کہا گیا، مسیح دجال): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۵۵۰۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۶۶۳: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نمازوں میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔
راوی: عروہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۹۲)۔

حدیث ۶۶۶۴: حضورؐ نے دجال کے متعلق فرمایا کہ اس کے پاس آگ اور پانی ہو گا۔ جب کہ اس کی آگ ٹھنڈا پانی، اور اس کا پانی آگ ہے۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۶۶۶۵: (حضورؐ نے فرمایا، دجال کانا ہو گا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۶۶۱۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۶۶۶: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا کہ دجال پر حرام ہو گا کہ وہ مدینہ میں داخل ہو۔ وہ کسی شور زدہ پر اترے گا۔ وہ اپنی طاقت کے مظاہرے میں کہے گا کہ بتاؤ اگر میں کسی آدمی کو قتل کر کے اسے پھر زندہ کر دوں تو کیا تمھیں پھر بھی میری خدائی پر شک ہو گا؟ لوگ کہیں گے نہیں۔۔۔ وہ ایک آدمی کو قتل کر کے زندہ تو کر دے گا لیکن وہ اسے دوبارہ قتل کرنا چاہے گا لیکن اس کی اسے قدرت نہ ہو گی۔ راوی: ابوسعیدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۶۴)۔

حدیث ۶۶۶۷، ۶۶۶۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں، لہٰذا یہاں طاعون اور دجال داخل نہ ہو پائیں گے۔ راویان: ابوہریرہؓ اور انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۶۱، ۱۷۶۲)۔

حدیث ۶۶۶۹، ۶۶۷۰، ۶۶۷۰: ایک روز نبی مکرمؐ میرے پاس گھبرائے ہوئے پہنچے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عرب کے لیے خرابی اُس شر سے ہے جو عنقریب آنے والی ہے۔ اور پھر اپنی انگلیوں کے مدد سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یاجوج ماجوج کی آمد کے لیے اب دروازہ اتنا کھل گیا ہے۔۔۔ میں نے پوچھا، کیا ہم لوگ بھی ہلاک ہو جائیں گے حالاں کہ ہم میں بہت سے صالحین بھی ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ، ہاں جب کہ خباثت زیادہ ہو گی۔ راوی: زینب بنت جحشؓ۔

Siddiqui Publications